© rasailojaraid.com

کسی کے قول پر سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں چھوڑ سکتا۔

(۴) بخاری کی روایت (۷۶۲) میں بتایا گیا ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز میں رکوع وسجود مکمل نہیں کر رہا تو فرمایا کہ اگر تو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے مر گیا تو تیری موت ''سنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' پر نہیں ہوگی۔

(۵) بخاری شریف کی روایت (۱۵۹۸) میں بتایا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ کو بٹھا کر ذبح کر رہا ہے تو فرمایا کہ اس کو کھڑا کر کے ایک ٹانگ باندھ دو اور سنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ذبح کرو۔

(۶) بخاری کی روایت (۲۳۸۳) میں بتایا گیا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں اپنا بچا ہوا مشروب بائیں طرف بیٹھے ہوئے حضرت ابوبکر صدیق کی بجائے دائیں طرف بیٹھے ہوئے ایک اعرابی کو دیا اور فرمایا کہ کوئی چیز دینے لگو تو دائیں طرف سے شروع کرو۔ یہ واقعہ بیان کر کے حضرت انس نے فرمایا کہ یہی سنت ہے، یہی سنت ہے، یہی سنت ہے۔

احادیث کے ذخیرے میں اس نوعیت کی بیسیوں روایات موجود ہیں جن میں سے چند کا ہم نے بطور نمونہ تذکرہ کیا ہے، اس لیے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات واعمال کے مختلف پہلوؤں پر ''سنت'' کے اطلاق کو صرف علما کی بات کہہ کر نظر انداز کر دینا مناسب نہیں ہے اور غامدی صاحب محترم کو اس پر بھی بہرحال نظر ثانی کرنی چاہیے۔

مولانا قاری خبیب احمد عمر کا سانحہ ارتحال

گزشتہ دنوں میرے بہنوئی مولانا قاری خبیب احمد عمر کا انتقال ہو گیا ہے جو ایک متحرک دینی جماعت ''تحریک خدام اہل سنت'' کے صوبہ پنجاب کے امیر اور ملک کے معروف دینی ادارہ ''جامعہ تعلیم الاسلام'' جہلم کے مہتمم تھے۔ وہ ایک ماہ قبل برطانیہ کے تبلیغی دورے پر گئے اور نوٹنگھم میں اپنی بیٹی کے ہاں قیام پذیر تھے کہ انھیں نمونیہ کی تکلیف ہو گئی۔ اسی حالت میں تکلیف کے باوجود انہوں نے بریڈفورڈ کی ایک مسجد میں جمعہ پڑھایا جس سے تکلیف بڑھ گئی۔ انہیں برمنگھم کے ایک ہسپتال میں لے جایا گیا۔ بلڈ پریشر میں بہت زیادہ کمی ہو جانے کے باعث گردوں، جگر اور پھیپھڑوں نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ مصنوعی تنفس کی مشین لگا دی گئی مگر مقدور بھر مساعی کے باوجود وہ جانبر نہ ہو سکے اور اتوار کو برطانیہ کے وقت کے مطابق سوا چار بجے کے لگ بھگ ان کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ جہلم کے بزرگ عالم دین حضرت مولانا عبداللطیف جہلمی (فاضل دیوبند) کے فرزند و جانشین تھے۔ میرے بہنوئی ہونے کے علاوہ سمدھی بھی تھے کہ میرا بیٹا حافظ محمد عمار خان ناصر ان کا داماد ہے۔ میرے بچپن کے دوستوں میں سے تھے۔ بہت سی دینی تحریکات میں رفاقت رہی۔ معاملہ فہم، خود دار، باحمیت اور جہد مسلسل کے خوگر علمائے کرام میں سے تھے اور دینی حمیت کے ساتھ مسلکی صلابت اور پختگی بھی انہیں ورثے میں ملی تھی۔

منگل کو ان کی میت پاکستان لائی گئی۔ جہلم کے سٹیڈیم میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی اور مقامی حضرات کے مطابق یہ جہلم میں پڑھے جانے والے چند بڑے جنازوں میں سے تھا۔ اس کے بعد انہیں آبائی گاؤں لے جایا گیا اور ان کے والد محترم حضرت مولانا عبداللطیف جہلمی کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔ قارئین سے درخواست ہے کہ ان کی مغفرت اور جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات کے لیے دعاؤں کے ساتھ ساتھ ان کے ہونہار فرزند و جانشین مولانا قاری ابوبکر صدیق سلمہ کے لیے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے والد مرحوم اور دادا مرحوم کی دینی جدوجہد کا تسلسل جاری رکھنے کی توفیق سے نوازیں۔ آمین یا رب العالمین۔

© rasailojaraid.com